

اسد! ہم وہ جنوں جولال گداٹے بے سروپا ہیں لغات :

کہ ہے سر پنخہ مرثگان آہو، پشتِ خار اپنا جنون جولال :
دیوانگی کی حالت میں

چکر لگانے والا۔ وہ شخص جو دیوانہ ہو اور ادھر ادھر بھاگا دوڑا پھرے۔

گداٹے بے سروپا : وہ درویش، جس کے پاس کوئی سرو سامان نہ ہو۔
سر پنخہ : پنخہ کا مزید علیہ۔ فارسی میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ کسی لفظ پر
کوئی دوسرا لفظ بڑھا دیتے ہیں، اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مثلاً منزل
کا مزید علیہ سر منزل۔

پشتِ خار : پیٹھ کھجانے کا آلہ۔ لوہے یا پتیل یا چاندی کی ایک چیز
بتھیلی کی شکل کی ہوتی ہے۔ اس میں ایک ڈنڈی لگا لیتے ہیں۔ اس سے امیر یا
غریب ضرورت کے وقت پیٹھ کھجا لیتے ہیں۔

شرح : اے اسد! ہم بے سرو سامان فقیر ہیں اور دیوانگی کی حالت میں
دشتِ دیباہوں کے چکر لگا رہے ہیں، بے سامانی کا یہ عالم ہے کہ ہمارے پاس
پیٹھ کھجانے کا آلہ بھی نہیں۔ ہمیں ہرن کی مرثگان کا پنخہ ضرورت کے وقت یہ
کام دے دیتا ہے۔

شعر مرزا غالب کے ابتدائی دور کا ہے، جب وہ زیادہ تر خیالی مضامین
باندھا کرتے تھے۔ اس میں ایک خوبی یہ ہے کہ جنون کی حالت میں دشتِ لوندی
کرتے ہوئے اتنے تیز چلے جا رہے ہیں کہ ہرن بھی، جو چوڑیاں بھرنے میں مشہور
ہیں، پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی مرثگان پشتِ خار کا کام دیتی ہیں۔

پٹے نذرِ کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا ۱۔ لغات۔ کرم : یہاں

بخوں غلطیہ صدرنگ دعویٰ پارسائی کا اس سے مراد کریم ہے، یعنی صاحب
کرم و بخشش، خدا۔